روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 26۔ اپریل 2014ء 25 جمادی الثانی 1435 ہجری 26 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 95

دوسری مسجد میں ......

مشہور تابعی حضرت اسود بن یزید نخعی کو جب ایک مسجد میں نماز باجماعت نہ ملتی تو وہ دوسری مسجد میں چلے جاتے اور وہاں نماز باجماعت ادا کرتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلٰوۃ الجماعۃ)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود نماز تہجد کی خلوت کے علاوہ دن کے وقت بھی عموماً ایک وقت بالکل علیحدگی میں عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ کی رہائش کے کمرے کے ساتھ چھوٹا سا کمرہ بیت الدعاء کا ہے۔ اسے اندر سے بند کر کے دو گھنٹہ کے قریب بالکل علیحدگی میں مصروف عبادت رہا کرتے تھے۔ ایام سفر میں بھی آپ کے واسطے کوئی چھوٹا سا کمرہ خلوت کے واسطے بالکل الگ کر دیا جاتا۔ مقدمہ کرم الدین کے زمانہ میں جب کہ کئی ماہ تک گورداسپور میں قیام رہا، اس وقت جو مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا اس کے دروازے سے داخل ہوتے ہی بائیں طرف ایک چھوٹا سا کمرہ اس غرض کے واسطے الگ کر دیا تھا۔ جس میں حضور عموماً 10 بجے سے 12 بجے تک روزانہ بالکل علیحدگی میں مصروف بہ عبادت و دعا رہتے تھے۔ ابتدائی زمانہ میں جب کہ ہنوز کچھ شہرت آپ کی نہ تھی اور آدمیوں کی کچھ آمدورفت نہ تھی، اس وقت آپ عموماً تلاش خلوت میں باہر جنگل میں چلے جایا کرتے اور علیحدگی میں بیٹھ کر عبادت الٰہی کرتے۔'' (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب فرماتے ہیں آپ خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں۔ دعا کے لئے ایک مخصوص جگہ بنالیا کرتے تھے۔ اور وہ بیت الدعا کہلاتا تھا۔ میں جہاں جہاں حضرت کے ساتھ گیا ہوں میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے دعا کے لئے ایک الگ جگہ ضرور مخصوص فرمائی اور اپنے روزانہ پروگرام میں یہ بات ہمیشہ داخل رکھی ہے کہ ایک وقت دعا کے لئے الگ کر لیا۔ قادیان میں ابتداء تو آپ اپنے اس چوبارہ میں ہی دعاؤں میں مصروف رہتے تھے۔ جو آپ کے قیام کے لئے مخصوص تھا۔ پھر بیت الذکر اس مقصد کے لئے مخصوص ہو گیا۔ جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ازلی نے بیت الذکر بھی عام عبادت گاہ بنا دیا۔ اور تخلیہ میسر نہ رہا تو آپ نے گھر میں ایک بیت الدعاء بنایا۔ جب زلزلہ آیا اور حضور کچھ عرصہ کے لئے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی ایک چبوترہ اس غرض کے لئے تعمیر کرالیا۔ گورداسپور مقدمات کے سلسلہ میں آپ کو کچھ عرصہ کے لئے رہنا پڑا تو وہاں بھی بیت الدعا کا اہتمام تھا۔ غرض حضرت کی زندگی کا یہ دستور العمل بہت نمایاں ہے آپ دعا کے لئے ایک الگ جگہ رکھتے تھے بلکہ آخر حصہ عمر میں تو آپ بعض اوقات فرماتے۔ کہ بہت کچھ لکھا گیا اور ہر طرح اتمام حجت کیا۔ اب جی چاہتا ہے کہ میں صرف دعائیں کیا کروں دعاؤں کے ساتھ آپ کو ایک خاص مناسبت تھی۔ بلکہ دعائیں ہی آپ کی زندگی تھیں۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے آپ کی روح دعا کی طرف متوجہ رہتی تھی۔ ہر مشکل کی کلید آپ دعا کو یقین کرتے تھے اور جماعت میں یہی جذبہ اور روح آپ پیدا کرنا چاہتے تھے کہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ (سیرت حضرت مسیح موعود ص 505-504)

زندگی وقف کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں، تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح ...... کی زندگی کیلئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے، بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش (۔) کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فلہ اجرہ ......(البقرہ:113) اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم وغموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 369)

واقفین نو اور دیگر مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

نماز کا حق ادا کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''پس ایک مومن کا، تمہارا یہ کام ہے کہ اپنی کوششوں، اپنی عبادتوں، اپنی دعاؤں، اپنے اخلاق کو انتہا تک پہنچاؤ۔ جو کچھ تمہارے بس میں ہے وہ کر گزرو، پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لیکن اگر صبر کا حق ادا نہیں کرو گے، اگر صلوٰۃ کا حق ادا نہیں کر رہے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصہ دار نہیں بن سکتے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ صبر کا ایک مطلب برائیوں سے بچنا بھی ہے، اس کے لئے توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے''۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ2013ء

خطبہ جمعہ 7 مارچ 2014ء

س: برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر منعقد ہونے والی تقریب میں کون سے علماء اور نمائندوں نے شرکت کی نیز اس تقریب کا کیا مقصد تھا؟

ج: فرمایا! تقریباً تین ہفتے پہلے جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ میں جماعت کے سو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کی تھی جس میں یہودی، عیسائی، بدھ مت، دروزی، ہندومت، زرتشتی، بہائی اور سکھ مذاہب کے علماء یا نمائندوں کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی مقدس کتب پر بنیاد رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ اور مذہب کے تصور کی تعلیم کو پیش کریں اور یہ کہ اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا کردار اور خدا تعالیٰ کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بعض سیاستدانوں اور ہیومن رائٹس کے بعض اداروں کو بھی اپنے خیالات کا موقع دیا گیا۔

س: میڈیا پر دعوت الیٰ اللہ کے حوالے سے حضور انور نے احباب جماعت کو کیا توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ہر سطح پر میڈیا تک ہماری رسائی ہونی چاہئے تا کہ اس تعارف کے ساتھ جو جماعت احمدیہ کا تعارف ہے، دین حق کی خوبصورت تعلیم دنیا کو پتا لگے اور کام میں تیزی آئے۔

س: برطانیہ میں ہندو کونسل کے چیئر مین ہمیش چندر شرما صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: کہتے ہیں کہ آج کا عنوان بہت دلچسپ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کائنات میں خدا کا وجود ہے نیز ہمیں انسانیت کی بہتری کے لئے دوبارہ مذہب کی طرف رُخ کرنا اور اپنے مذہب کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہوگا اور اپنے نمونے بھی پیش کرنے والے ہوں۔

س: بدھ مت کے رہنما نے اپنی تقریر میں مذہب کے متعلق کیا کہا؟

ج: تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو باہم محبت، رواداری اور صبر وسکون کا درس دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر مذہب کی عزت کرنی چاہئے۔ ہر سچے مذہب نے اپنے اپنے وقت میں انسانیت کو اعلیٰ اقدار سے نوازا ہے۔ یہی مذہبی قدریں ہمیں دنیا میں امن، ہم آہنگی اور مفاہمت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کے شانہ بشانہ زندگی گزارنے کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گی۔

س: دروزی کمیونٹی کے روحانی پیشوا شیخ موافق صاحب نے اپنے پیغام میں کیا کہا؟

ج: دروزی کمیونٹی کے پیشوا، روحانی پیشوا شیخ موفق صاحب نے اپنی قوم کا تعارف پیش کیا اور قرآنی تعلیم بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بہتر اور معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔ سورۃ الحجرات آیت 14 پیش کرنے کے بعد کہا۔ ہمیں آپ کی طرف سے دعوت ملنے پر خوشی ہے، آئیں ہم سب مل کر ظلم اور تشدد کی مذمت کریں اور محبت کے وہ بیج بوئیں جن سے صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ تمام عالم میں محبت کے چشمے پھوٹ پڑیں۔

س: کیتھولک چرچ کے آرچ بشپ کیمن مکڈونلڈ نے اپنی نمائندگی میں کیا کہا نیز پوپ کی کیبنٹ کے پریذیڈنٹ اور کونسل فار جسٹس پیس جناب کارڈینل پیٹر ٹکس کا کون سا پیغام پڑھ کر سنایا؟

ج: کیتھولک چرچ کے بشپ کیمن مکڈونلڈ نے کہا کہ مجھے مذاہبِ عالم کی اس کانفرنس میں شمولیت کر کے اور کیتھولک چرچ کی نمائندگی میں اپنی تقریر پیش کر کے انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا کو اس قسم کے جلسوں کی شدید ضرورت ہے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے پوپ کی کیبنٹ کے پریذیڈنٹ اور کونسل فار جسٹس پیس جناب کارڈینل پیٹر ٹکسن کا پیغام پڑھ کر سنایا کہ میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی برطانیہ میں صد سالہ قیام کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی اس تقریب میں آپ سے مخاطب ہوں۔

س: گھانا کے صدر کا پیغام کس نے پڑھ کر سنایا؟

ج: گھانا کے صدرِ مملکت کا پیغام اُن کے ایک ہائی کمشنر نے پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے لکھا کہ ہمیں اس موقع پر ایک مرتبہ پھر یہ باور کرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر دنیا میں بھیجے جنہوں نے دنیا میں موجود تمام رنگ و نسل کے لوگوں کو بلاتفریق یہ پیغام دیا کہ انسان کو پُرعزم، منظّم اور باہمی رواداری کے طریقوں سے زندگی گزارنی چاہئے۔

س: وزیر اعظم برطانیہ نے اس کانفرنس کے متعلق اپنی کن نیک خواہشات کا ذکر کیا؟

ج: وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام اٹارنی جنرل رائٹ آنریبل ڈامینک کریو نے پڑھا کہ میں احمدیہ جماعت کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کے انگلستان میں بے مثال خدمتِ خلق کو سراہتا ہوں۔

س: چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ ملکہ عالیہ انگلستان کے پرائیویٹ سیکرٹری نے اپنے پیغام میں کیا کہا؟

ج: ملکہ جو چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ ہیں، اُن کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا کہ ملکہ عالیہ انگلستان کے لئے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اپنے صد سالہ جشن کے موقع پر Guildhall میں اس عظیم الشان جلسہ ہائے مذاہب عالم کا پیغام باعث مسرت ہے۔ ملکہ عالیہ کی آپ سب کے لئے دلی تمنا ہے کہ جلسہ ایک کامیاب اور یادگار جلسہ ہو جائے۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں انبیاء کے مبعوث ہونے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا: کہ میں جس آسمانی کتاب کو مانتا ہوں وہ قرآنِ کریم ہے۔ اور وہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کو بھیج کر اس بات کو رائج کرنا چاہتا ہے کہ انسان روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے، اُس کا حق ادا کرے۔ اسی طرح اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرے۔

س: آنحضرت ﷺ کے مبعوث ہونے کی غرض کے ضمن میں حضور انور نے کیا بیان کیا؟

ج: فرمایا: خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا تو آپؐ نے اس کے حصول کیلئے تبلیغ کو انتہا تک پہنچایا اور صرف تبلیغ ہی نہیں کی بلکہ راتوں کو اس شدت سے اس کے نتائج حاصل کرنے اور لوگوں کے دلوں اور سینوں کو کھولنے کے لئے دعائیں کیں کہ آپ کی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں۔ آپ کے دل میں انسانیت کی اصلاح اور اُسے تباہی سے بچانے کے لئے جو درد تھا وہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کی اس تڑپ اور دعاؤں کی حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تیری بات نہ مانیں تو کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر لے گا؟ خدا تعالیٰ نے ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا۔

س: حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے دشمنوں سے حسن سلوک کی بابت کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا: دشمنوں سے حسنِ سلوک کی بھی ایسی مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائیں کہ جس کی کہیں دنیاوی معاملات میں مثال نہیں مل سکتی۔ دشمنوں کو، اُن دشمنوں کو جنہوں نے مکہ میں دشمنی کی انتہا کی ہوئی تھی، فتح مکہ کے موقع پر اس طرح معاف فرمایا کہ جس طرح انہوں نے کبھی کوئی غلطی یا شرارت کی ہی نہ ہو۔ ہر ایک کافر کو بھی امن سے قانون کے دائرے کے اندر رہنے کی شرط پر معاف فرما دیا۔

س: آنحضرت ﷺ پر سختی اور جنگوں کے الزام کا کیا جواب دیا؟

ج: فرمایا: اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سختی اور جنگوں کا الزام لگایا جاتا ہے۔ یہ تاریخی حقائق سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جنگوں میں پہل نہیں کی۔ مکہ میں ظلم سہے۔ کبھی بدلے نہیں لئے۔ لیکن جب مکہ والوں نے مدینہ پر مسلمانوں کو ختم کرنے کیلئے حملہ کیا تو پھر خدا تعالیٰ کے اذن سے جواب دیا جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض اور آپ کی کن تین پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا حضور انور نے خطبہ جمعہ میں ذکر کیا؟

ج: مسیح موعود کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ مثال کے طور پر تین پیشگوئیاں میں نے پیش کیں جو آپ کی سچائی کے بارے میں ہیں۔ آپ نے اس زمانے میں زلزلوں اور طوفانوں، روسی حکومت زار کا تختہ الٹنے کے بارے میں اور تیسری پیشگوئی جنگوں کی بتائی اور بتایا کہ اب تک ہم دو عالمی جنگیں دیکھ چکے ہیں۔ دنیا پھر اس لپیٹ میں آنے کی کوشش کر رہی ہے۔

س: دنیا میں بدامنی پھیلنے کی کیا وجہ ہے؟

ج: فرمایا: بدامنی دنیا میں مذہب کی وجہ سے نہیں پھیل رہی بلکہ لالچ اور سیاست اس کی وجوہات ہیں۔

س: جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کا کیا ثبوت ہے؟

ج: فرمایا: اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو ہندوستان کے ایک دور دراز قصبہ میں رہنے والا اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تمام دنیا میں نہ پھیلا سکتا۔ اور پھر وفات کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوا، جس کے تحت یہ مشن آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے وجود اور جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کا بھی ثبوت ہے۔

س: یورپین کونسل فار ریلیجیس کے جنرل سیکرٹری Stein Villumstad نے کانفرنس کے اختتام پر کیا تبصرہ کیا؟

ج: Stein Villumstad یورپین کونسل فار ریلیجیس لیڈرز کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح مل جل کر بیٹھنا اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ایک دوسرے کی بات کو حوصلے سے سننا اور پھر سب کا یہ تسلیم کرنا کہ ہم سب امن کے خواہاں ہیں ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔

س: انگلستان میں گریناڈا کے ہائی کمشنر H.E. Joselyn Whiteman نے اس تقریب کے متعلق کیا کہا؟

ج: انگلستان میں گریناڈا کے ہائی کمشنر H.E. Joselyn Whiteman یہ کہتے ہیں کہ یہ بہت زبردست تقریب تھی۔ اور اس کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ آج کل دنیا کے مسائل کے حل کے لئے لوگوں کو اکٹھا کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

س: لندن میٹرو پولیٹن پولیس کی کمانڈر Mack Chishty نے اپنے خیالات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

مدراس چنائی انڈیا کے رفقاء حضرت مسیح موعود

مختصر حالات زندگی، اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں کا ذکر

(قسط اول)

چنائی کا تعارف

چنائی (Chennai) جس کا پرانا نام مدراس ہے، بھارت کا چوتھا یا پانچواں بڑا شہر ہے اور بھارتی صوبہ تامل ناڈو کا دارالحکومت ہے۔ بھارت کا یہ قدیم شہر اِس زمانے میں بھی بہت بڑا تجارتی، ثقافتی اور تعلیمی مرکز ہے۔ مذہبی حوالے سے بھی اس شہر کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے، ہندوازم کے لحاظ سے یہ شہر اس لئے خاص ہے کیونکہ اس دھرم کا مشہور مندر Kapaleeshwarar Temple جو ساتویں صدی میں تعمیر ہوا تھا، اسی شہر میں ہے۔ عیسائیت کے لیے بھی یہ شہر بہت اہم ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معروف حواری حضرت تھوما (St. Thomas) یہاں آئے تھے اور انہوں نے اسی شہر میں وفات پائی اور انہی کے نام کی وجہ سے شہر کے اس حصے کو St. Thomas Mount کہا جاتا ہے، تھوما حواری کی قبر کی جگہ پر پرتگالیوں نے سولہویں صدی میں ایک چرچ تعمیر کیا جو San Thome Basilica کے نام سے معروف ہے اور ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔

اس زمانے میں اس شہر کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ یہاں کے بعض خوش نصیب احباب کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدی کو پہچاننے اور ماننے کا شرف حاصل ہوا اور یہ احباب حضرت اقدس مسیح موعود کے جاں نثار اور فدائی رفقاء ثابت ہوئے۔

مدراس میں احمدیت کے نفوذ سے قبل مدراس شہر کی ایک اور بڑی سعادت کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ 24 نومبر 2008ء سوموار کا دن مدراس کے لئے انتہائی خوش قسمتی کا دن تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم اس زمین پر پڑے اور یہ پہلا موقع تھا کہ مدراس میں کسی خلیفۃ المسیح کا ورود ہوا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری تقریباً سوا دو بجے دوپہر ہوئی، حضور انور کے قیام کا انتظام Trident ہوٹل میں تھا جہاں حضور انور نے مقامی لجنہ اور ناصرات کو شرف ملاقات بخشا اور مختصر خطاب بھی فرمایا۔ شام ساڑھے چار بجے حضور انور نے اس شہر کے علاقہ St. Thomas Mount میں جماعت احمدیہ کی نئی تعمیر ہونے والی بیت الذکر ''بیت ہادی'' کا افتتاح فرمایا اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں، 1947ء کے بعد ہندوستان کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی یہ پہلی بیت الذکر تھی جس کا افتتاح خلیفۃ المسیح کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اسی روز شام چھ بجے حضور انور کالی کٹ کیرالہ کے لیے روانہ ہوگئے۔ اس طرح چنائی شہر نے چند گھنٹوں میں حضور پُرنور کے فیض اور برکتوں سے بہت سا حصہ پایا۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 دسمبر 2008ء صفحہ 7,8)

احمدیت کا نفوذ

یہ 94-1893ء کی بات ہے کہ جب یہاں احمدیت کا نفوذ ہوا، ان سعید لوگوں میں سب سے اوّل حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کا نام ہے۔ مدراس کا شہر قادیان سے اڑھائی ہزار سے بھی زائد فاصلے پر واقع ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے اس دور دراز علاقے میں احمدیت کی ایک مضبوط شاخ قائم کردی۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:

''......کس کو معلوم تھا کہ ایسے سچے اخلاص اور محبت سے لوگ مدد میں مشغول ہو جائیں گے دیکھو کہاں اور کس فاصلہ پر مدراس ہے جس میں سے خدا تعالیٰ کا ارادہ سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا کو مع ان کے تمام عزیزوں اور دوستوں کے کھینچ لایا جنہوں نے آتے ہی اخلاص اور خدمات میں وہ ترقی کی کہ (-) کے رنگ میں محبت پیدا کر لی''۔

(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 67)

جب حضور اقدس نے 1896ء کے اواخر میں اپنے 313 کبار رفقاء کی فہرست تیار فرمائی تو مدراس کے بارہ خوش نصیبوں کے نام اس فہرست میں شامل فرمائے:

92۔ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب حاجی اللہ رکھا مع اہل بیت مدراس

118۔ سیٹھ احمد صاحب عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس

119۔ سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس

120۔ سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد حاجی رکھا

121۔ سیٹھ عبد الحمید صاحب حاجی ایوب حاجی اللہ رکھا

122۔ حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل

123۔ سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ

124۔ مولوی سلطان محمود صاحب میلا پور

125۔ حکیم محمد سعید صاحب

126۔ منشی قادر علی صاحب

127۔ منشی غلام دستگیر صاحب

128۔ منشی سراج الدین صاحب ترمل کھیڑی

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325)

ذیل میں مدراس (موجودہ چنائی) کے بعض رفقاء کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا صاحب مدراسی

مدراس کے پہلے احمدی اور اس جماعت کے روح رواں حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب ایک مشہور تاجر خاندان کے چشم و چراغ تھے، آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب فتح اسلام کے ذریعہ سے حضرت اقدس کے دعویٰ مسیحیت کا علم ہوا، بعض اور کتب بھی مطالعہ میں آئیں چنانچہ آپ کی سعید فطرت نے حق کو شناخت کر لیا اور حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری کی رفاقت میں عازم قادیان ہوئے۔ 2 جنوری 1894ء کو قادیان پہنچے اور چند یوم بعد 11 جنوری 1894ء کی شام حضرت اقدس مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر لی اور آپ کے کبار رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

حضرت سیٹھ صاحب نے اپنے قبول احمدیت تک کے خودنوشت حالات اخبار الحکم 1903ء میں شائع فرمائے جو بعد ازاں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے مکتوبات احمد میں حضرت اقدس کے آپ کے نام مکتوبات کے ساتھ یکجا کر دیے۔ اس خودنوشت میں آپ قادیان میں پہلی حاضری اور حضرت اقدس کے چہرہ مبارک پر پہلی نظر کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میری نظر حضور کے چہرہ مبارک پر پڑی، میں حلفاً گزارش کرتا ہوں کہ حضور کا سراپا اس وقت ایک نور مجسم مجھے نظر آیا اور میں آنکھ بند کر کے حضور کی دست بوسی کرنے لگا اور جوش محبت کے ساتھ میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور حضور اس کے بعد کمال مہربانی اور شفقت سے احوال پُرسی فرماتے رہے اور میرا حال یہ تھا کہ اندر ہی اندر مولوی حسن علی صاحب کو ملامت کرتا تھا کہ انہوں نے حضور کی ظاہری وجاہت کیا بتلائی تھی اور یہاں کیا کچھ نظر آ رہا ہے اور منتظر تھا کہ حضور یہاں سے تشریف لے جائیں تو ان کی خبر پورے طور سے لوں۔ یہ میرا خیال ہو چکا اور حضور اقدس واشرف بھی اسی وقت اندر تشریف لے گئے اور جونہی میں مولوی حسن علی صاحب کی طرف متوجہ ہوا انہوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خدا کی قسم یہ وہ مرزا نہیں جن کو کچھ برس پہلے میں نے دیکھا تھا یہ تو کوئی اور ہی وجود نظر آ رہا ہے میری اندرونی حالت یہ تھی کہ اگر ایک نہیں ہزار دفعہ بھی اس کے خلاف اگر وہ مشورہ دیتے تو میں حلقہ بگوش ہوئے بغیر اس مبارک آستانہ سے جدا نہ ہوتا۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 441 ایڈیشن 2009ء قادیان)

شرف بیعت و فیض حاصل کر کے جب آپ واپس مدراس پہنچے تو مخالفین نے بہت شور و غوغا کیا چنانچہ آپ نے قادیان سے حضرت مولوی سید محمد احسن امروہی صاحب کو بلایا تا معترضین کے ساتھ مسائل مختلفہ فیہا کے متعلق بات کی جائے اور لوگوں پر حق ظاہر ہو چنانچہ جناب مولوی سید محمد احسن امروہی صاحب مئی 1894ء میں مدراس پہنچے اور وہاں کے مولوی غلام نبی احمد صاحب مدراسی کے ساتھ وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر مباحثہ ہوا جو بعد ازاں تحفہ مدراس یا ''القسطاس المستقیم لتمییز القول الصحیح و السقیم'' کے نام سے 1894ء میں ہی بنگلور سے شائع ہوا۔

حضرت سیٹھ صاحب نے ایمان اور اخلاص میں بہت ترقی کی، آپ حضرت اقدس کے عاشق صادق تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی مالی معاونت میں بے دریغ خرچ کیا، آپ نے حضور اقدس کی خدمت میں ماہانہ ایک سو روپیہ پیش کرنا اپنے اوپر فرض کر رکھا تھا (ایک روایت میں دو سو روپیہ ماہوار بھجوانے کا بھی ذکر آتا ہے)۔ حضور نے اپنے اشتہار ''الانصار'' 4/اکتوبر 1899ء میں آپ کی نسبت تحریر فرمایا:

''ان کا صدق اور ان کی مسلسل خدمات جو محبت اور اعتقاد اور یقین سے بھری ہوئی ہیں تمام جماعت کے ذی مقدرت لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 158)

اس کے علاوہ حضرت اقدس نے اپنی متعدد تحریرات میں آپ کے اخلاص و وفا کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت اقدس کے آپ کے نام مکتوبات آپ کے اخلاص و محبت کے ثبوت میں کافی ہیں، حضرت اقدس نے اپنے بعض مکتوبات میں درج ذیل الفاظ سے آپ کو مخاطب فرمایا ہے:

''مشفق مکرمی ہمارے بہادر پہلوان حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ''

(مکتوب نمبر 3)

''مکرمی مخلص و محبّ یک رنگ حاجی سیٹھ اللہ رکھا عبدالرحمٰن صاحب سلمہ''۔ (مکتوب نمبر 4)

''مخدومی مکرمی اخویم سراپا محبت و اخلاص حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ''

(مکتوب نمبر 16)

"میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اپنی کسی کتاب میں محض بھائیوں کے دعا کیلئے آنمکرم کی دینی خدمات کا کچھ حال لکھوں کیونکہ اس میں دوسروں کو نمونہ ہاتھ آتا ہے۔"

(مکتوب نمبر 12)

"الحمد للہ والمنة آپ میں...... کے اخلاص اور صدق کا رنگ پایا جاتا ہے۔"

(مکتوب نمبر 14)

(حضرت اقدس کے آپ کے نام خطوط، مکتوبات احمد جلد دوم ایڈیشن 2009ء صفحہ 339 تا 426 پر درج ہیں)

رفقاء احمد کی متعدد روایات میں بھی آپ کی حضرت اقدس کے ساتھ محبت اور حضرت اقدس کی آپ کے ساتھ بے انتہا شفقت کا ذکر آتا ہے۔ حضرت ملک غلام حسین صاحب رہتاسی یکے از 313 رفقاء احمد بیان کرتے ہیں:

"سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراسی جو حضور کے فدائی تھے ہر سال کم از کم ایک دفعہ قادیان آیا کرتے تھے، ماہوار سو روپیہ بذریعہ تار حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے، حضرت صاحب بھی ان کی بہت دلجوئی کرتے تھے۔

ایک دفعہ جب وہ تشریف لائے تو حضرت اقدس نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں غلام حسین! سیٹھ صاحب کی خدمت کے لیے پیرا اور میاں کرم داد کو تو میں نے لگایا ہوا ہے مگر وہ سیدھے سادے آدمی ہیں اس لئے آپ بھی خیال رکھا کریں، پیرا کے سپرد یہ خدمت تھی کہ وہ بازار سے ان کے لیے اشیاء خرید لایا کرے اور چونکہ وہ تمباکو بھی پیتے تھے کرم داد ان کو حقہ تازہ کر دیا کرتا تھا۔ مجھے حضور نے ان دونوں کی نگرانی کے لیے مقرر فرمایا اور فرمایا کہ آپ بھی ان کا بہت خیال رکھا کریں بڑے معزز آدمی ہیں اور دور سے بڑی تکلیف اٹھا کر آتے ہیں۔ سیٹھ صاحب مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میاں غلام حسین ٹھنڈا پانی چاہیے! میں دوڑ کر بڑی (بیت) سے ان کے لیے تازہ پانی نکال کر لے آتا، ان کا کھانا بھی اندر سے پک کر آیا کرتا تھا میں ہی انہیں کھلایا کرتا تھا۔ وہ قریباً ایک ماہ سے لے کر ڈیڑھ ماہ تک رہا کرتے تھے، حضرت صاحب وقتاً فوقتاً خاکسار سے پوچھا بھی کرتے تھے کہ سیٹھ صاحب کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ ایک دفعہ حضرت صاحب نے (بیت) میں مسکرا کر سیٹھ صاحب سے بھی دریافت کیا کہ سیٹھ صاحب آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور کوئی تکلیف نہیں، میاں غلام حسین تو پانی بھی (بیت) سے لا کر دیا کرتے ہیں۔

حضرت صاحب سیٹھ صاحب کو رخصت کرنے کے لیے دارالصحت تک تشریف لے جایا کرتے تھے اور جب حضرت صاحب واپس لوٹتے تو مجھے، پیراں دتہ اور کرم داد کو بلا کر دو دو روپے ان دونوں کو اور پانچ روپے مجھے دیا کرتے تھے۔ ان کی سفید داڑھی تھی اور کافی بھاری وجود تھے، حضرت صاحب ان کی بڑی تواضع فرمایا کرتے تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 11 صفحہ 89,90)

حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواری بیان کرتے ہیں:

"مقدمہ کی پیشی کے بعد جب حضور واپس قادیان تشریف لانے لگے تو حضور نے سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراسی کو ارشاد فرمایا کہ آپ پالکی میں سوار ہو جائیں انہوں نے عرض کی حضور میں یکہ میں جاؤں گا حضور پالکی میں تشریف لے جائیں، اس پر دوبارہ حضور نے فرمایا سیٹھ صاحب آپ کو تکلیف ہوگی آپ پالکی میں سوار ہو جائیں مگر سیٹھ صاحب نے پھر وہی جواب دیا، حضور کے تیسری بار ارشاد فرمانے پر سیٹھ صاحب نے پھر عرض کی کہ حضور مجھے بالکل تکلیف نہ ہوگی حضور پالکی میں تشریف لے جائیں! حضور پالکی میں سوار ہو گئے"۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 11 صفحہ 321)

حضور اقدس نے حضرت سیٹھ صاحب کو اپنے بارہ حواریوں میں شمار فرمایا ہے۔ (رسالہ خالد دسمبر 1957ء صفحہ 10 ذکر حبیب نمبر) اسی طرح حضرت اقدس نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ٹرسٹی مقرر فرمایا تھا۔

1915ء میں جب حضرت صوفی غلام محمد صاحب بطور مبشر ماریشس بھجوائے گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مختلف ہدایات پر مشتمل ایک تفصیلی خط ان کے نام تحریر فرمایا جس میں علاوہ اور باتوں کے راستہ میں حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی صاحب کو ملنے کی بھی ہدایت دی اور فرمایا:

"پھر مدراس سیٹھ صاحب کو ضرور ملیں، بہت بہت سلام علیکم کہیں۔ کہہ دیں خدا تعالیٰ آپ پر آپ کے خاندان پر سلامتی نازل فرمائے، آپ ہم سے جسم کے لحاظ سے دور ہیں دل کے لحاظ سے بہت قریب۔"

(الحکم 7 مارچ 1915ء صفحہ 3 کالم 1)

چنانچہ حضرت صوفی صاحب حسب ہدایت مدراس پہنچے اور حضور کا پیغام پہنچایا۔

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب نے 1915ء میں وفات پائی۔ (الفضل 23 جون 1915ء صفحہ 2) آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام حضرت عائشہ بی بی صاحبہ تھا جنہوں نے 1932ء میں وفات پائی، اخبار الفضل نے اعلان وفات دیتے ہوئے لکھا:

"محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ جناب عبدالرحمٰن صاحب مدراسی مرحوم فوت ہو گئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جنازہ غائب پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ اخبار میں بھی اعلان کر دیا جائے۔ یہ خاتون بھی السابقون الاوّلون اور حضرت مسیح موعود کے مخلص (رفقاء) میں سے تھیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری قادیان"

(الفضل 30 اگست 1932ء صفحہ 2 کالم 3)

آپ کی اولاد میں ایک بیٹے حضرت سیٹھ احمد عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا صاحب یکے از 313 تھے۔ ان کے علاوہ بیٹیاں تھیں۔

(خطبات محمود جلد سوم خطبہ نمبر 121 بیان فرمودہ 16 جولائی 1940ء)

حضرت مولوی سلطان محمود صاحب

حضرت مولوی سلطان محمود صاحب مدراس کے علاقے میلاپور میں رہتے تھے، آپ ایک دینی عالم اور پُر اثر مذہبی شخصیت تھے، حضرت اقدس کے دعویٰ کی آواز اور کتب جب مدراس پہنچیں تو آپ نے سنجیدگی اور دعاؤں سے اس کا مطالعہ کیا اور جلد ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہو کر حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کو پہچان لیا۔ حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی صاحب آپ کی تحقیق احمدیت کے متعلق بیان کرتے ہیں:

"سلطان محمود صاحب اور ان کے برادر زادہ اپنی جگہ پر باہم اس بارے میں بحث کرتے تھے اور آخر وفات عیسیٰ پر دونوں کا اتفاق ہو گیا اور سلطان محمود صاحب نے مجھے خط لکھا اور حضور کی کتابوں کی خواہش ظاہر کی اس خط کے طرز تحریر سے یہ پتہ لگ گیا کہ حضور کی جانب ان کا حسن ظن ہے غرض میرے پاس جو کتابیں موجود تھیں وہ تو بھیج دیں اور آئینہ کمالات اسلام ایک مولوی کو دی تھی ان سے لینے کو لکھ دیا اور پھر میں نے ملاقات کی اور میرے سے زیادہ ان کا میلان حضور کی طرف پایا...... غرض ان کا حضور کی طرف رجوع کرنا بڑی تقویت کا باعث ہو گیا"۔

(مکتوبات احمد جلد دوم نیو ایڈیشن 2009ء قادیان۔ صفحہ 438)

یہ تقریباً 1893ء کی بات ہے اس کے بعد حضرت سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی جنوری 1894ء میں قادیان تشریف لائے اور دستی بیعت کا شرف حاصل کیا، حضرت مولوی سلطان محمود صاحب تو نہ آسکے لیکن حضرت سیٹھ صاحب کی واپسی کا بے چینی سے انتظار کرنے لگے کہ ان سے مل کر حضرت اقدس کے آنکھوں دیکھے حالات معلوم ہوں چنانچہ حضرت سیٹھ صاحب فرماتے ہیں:۔

"......حضور سے جدا ہو گئے پھرتے پھراتے کوئی ایک مہینے کے بعد مدراس پہنچے وہاں حضرت مولوی سلطان محمود صاحب نے بڑا ہی اہتمام فرمایا تھا اسٹیشن سے سیدھا میلاپور لے گئے اور پُر تکلف دعوت دی، ساتھ ہی اس ناچیز کو ایک ایڈریس بھی دیا صدہا مخالف بھی اس وقت جمع تھے"۔

(مکتوبات احمد جلد دوم ایڈیشن 2009ء قادیان۔ صفحہ 438)

آپ نے اخلاص و وفا اور خدمت احمدیت میں بہت ترقی کی، سلسلہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ حضرت اقدس نے اپنی کتاب سراج منیر کے آخر میں "فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ و چاہ وغیرہ" کے تحت اسماء درج فرمائے ہیں جہاں حضرت مولوی سلطان محمود صاحب کے بیس آنے چندہ کا ذکر ہے۔

(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 85)

17 فروری 1897ء کو حضور نے ایک اشتہار بعنوان "جماعت مخلصین کی اطلاع کے لیے" شائع فرمایا جس میں قادیان میں مہمانوں کے لیے ایک مکان اور ایک کنواں تیار کرنے کی تحریک فرمائی اور احباب جماعت کو چندہ میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی اور آخر پر فرمایا "اور اب تک رقوم چندہ جو ہمیں وصول ہوئی ہیں بہ تفصیل ذیل ہیں......

(8) مولوی سلطان محمود صاحب مدراس (بیس آنے)

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 35)

حضرت اقدس مسیح موعود جب حضرت سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی کے نام خط تحریر فرماتے تو علاوہ دیگر دوستوں کے آپ کو بھی سلام لکھتے چنانچہ مکتوبات احمدیہ جلد دوم میں حضرت سیٹھ صاحب کے نام مکتوبات میں مکتوب نمبر 14 اور مکتوب نمبر 35 میں آپ کے نام بھی السلام علیکم رقم ہے:

"...... بخدمت اخویم صاحبزادہ احمد عبدالرحمٰن صاحب اور اخویم سیٹھ صالح محمد صاحب اور اخویم مولوی سلطان محمود صاحب السلام علیکم"۔

1896ء میں جب حضور نے اپنی کتاب انجام آتھم تصنیف فرمائی تو اس کے آخر میں اپنے 313 کبار رفقاء کی فہرست بھی درج فرمائی، آپ کا نام بھی 124 نمبر پر موجود ہے:

124۔ مولوی سلطان محمود صاحب میلاپور مدراس

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 326)

اسی طرح فروری 1898ء میں حضور نے گورنمنٹ کے نام ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں اپنی پُر امن جماعت کے 316 افراد کے اسماء درج فرمائے اس فہرست میں بھی آپ کا نام 64 نمبر پر درج ہے:

64۔ مولوی سلطان محمود صاحب اکونٹنٹ میلاپور مدراس

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ 352)

حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ خلافت کے ساتھ وابستہ رہے، مدراس میں ہونے والے جماعتی پروگراموں کو کامیاب بنانے میں

بھر پور سعی کرتے۔ 1915ء میں حضرت مصلح موعود کی ہدایت اور نگرانی کے ماتحت قرآن شریف کے پہلے پارہ کی تفسیر انگریزی اور اردو ہر دو میں تیار کرا کے شائع کی گئی جس نے نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ کے علم دوست حلقہ میں بھی ایک ہلچل پیدا کر دی۔ انگریزی ترجمہ و تفسیر کی چھپائی کا کام مدراس میں ہوا حضرت مفتی محمد صادق صاحب اس سلسلے میں مدراس گئے۔ (الفضل 8\4/اپریل 1916ء صفحہ 1 کالم 1) حضرت مولوی سلطان محمود صاحب نے بھی طباعت ترجمہ قرآن کے سلسلے میں تصحیح وغیرہ کے متعلق بہت محنت کی۔

حضرت صوفی غلام محمد صاحب مبشر ماریشس اپنے ایک سفر مدراس کا حال لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

’’ٹریموے میں بیٹھ کر میلا پور پہنچا وہاں بہت پُر جوش پرانے مخلص مولوی سلطان محمود ہیں جنہوں نے مولوی محمد احسن صاحب کا مباحثہ بنگلور میں ساتھ دیا تھا مگر مدت سے بیمار ہیں، ان کا اسفل حصہ بدن بالکل بے حس و حرکت ہو گیا ہے مثل تختہ کے پیٹھ پر لیٹے رہتے ہیں، احمدیت کا ان میں بہت جوش ہے۔ ان کے ساتھ حکیم محمد سعید صاحب اور حکیم غلام دستگیر خان صاحب فاروقی بڑے پرانے پر جوش احمدی ہیں۔‘‘

(الحکم 21 مارچ 1915ء صفحہ 5 کالم 3)

1916ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے دورہ مدراس کے دوران چند وعظ فرمائے جس پر مخالفین کی طرف سے شور مچ گیا اور بعض وعظوں میں فسادی بھی بھیجے گئے لیکن حضرت مولوی سلطان محمود صاحب کی فراست نے پہلے سے پولیس کا انتظام کرا دیا اور ہر قسم کے پُر امن ماحول میں وعظ ہوتا رہا۔

(الفضل 3 جون 1916ء صفحہ 2 کالم 1)

آپ نے 1917ء میں وفات پائی اخبار الفضل نے آپ کی خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

’’مولوی سلطان محمود صاحب مدراس جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم تھے اور جنہوں نے طباعت ترجمہ قرآن کے زمانہ میں تصحیح وغیرہ کے متعلق مدراس میں بڑی محنت کی تھی فوت ہو گئے ہیں...... اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت نعیم میں جگہ دے، احباب سے درخواست ہے کہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔‘‘

(الفضل 15 دسمبر 1917ء صفحہ 2 کالم 3)

آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ مدراس ایک مخلص وجود سے محروم ہو گئی تاہم آپ کے خاندان نے اخلاص اور خدمت دین کے پہلو کو جاری رکھا، 1926ء میں سلسلہ احمدیہ کے مربی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری مدراس تشریف لے گئے جہاں وہ زخمی ہو گئے ان ایام میں مدراس کی جماعت کے حسن سلوک کے متعلق محترم مونگھیری صاحب نے لکھا:

’’...... مدراس میں میرے محترم بزرگ جناب حکیم محمد سعید صاحب چودھری اور مولوی سلطان محمود صاحب مرحوم کے خاندان کے لوگوں نے اور دوسرے احمدی بھائیوں نے میرے ساتھ بہت محبت و ہمدردی کا سلوک کیا اور میری خدمت کی‘‘۔

(الفضل 26 جولائی 1926ء صفحہ 2 کالم 1)

حضرت حکیم محمد سعید صاحب مدراسی

مدراس کے ابتدائی احمدیوں میں ایک بہت بڑا نام حضرت حکیم محمد سعید صاحب کا بھی ہے، آپ ایک اثر و رسوخ رکھنے والی شخصیت تھے لیکن اس کے باوجود حضرت مسیح موعود کے عاجز پیروکار تھے۔ حضرت اقدس نے اپنے کبار تین صد تیرہ رفقاء میں آپ کا نام 125 ویں نمبر پر درج فرمایا ہے۔

حضرت حکیم محمد سعید صاحب مدراس میں احمدیت کے روح رواں تھے، حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اظہار دنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے، آپ کی ایک اردو نظم ’’زلزلہ آنے کو ہے‘‘ اخبار بدر میں چھپی ہے جس کے چند اشعار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جس سے حضرت مسیح موعود کی صداقت پر آپ کے ایمان اور یقین کا اظہار ہوتا ہے:

اک قیامت کا نمونہ زلزلہ آنے کو ہے
قدرت حق پھر کرشمہ اپنا دکھلانے کو ہے
چھوڑ دو تکذیب کا اس کے خیال اے دوستو!
حق تعالےٰ خود صداقت اس کی چمکانے کو ہے
لاکھ تم سر پیٹ لو پر یہ نہ ٹل جائے کبھی
یہ خدا کی وحی ہے جو پوری ہو جانے کو ہے
خلق کی تخویف کو ہی آ رہے ہیں زلزلے
کوئی دن آسمان بھی آگ برسانے کو ہے
اس کے ہی مامور سے کرتے ہو تم جو شوخیاں
کیا تمہیں پھر حشر میں منہ حق کو بتلانے کو ہے
افتراء ہے، کذب ہے اور ہے دروغ بے فروغ
یہ جو سمجھے ہیں پیمبر اب وہ بن جانے کو ہے
تا نہ تم اس کے ہو دل سے معتقد اور جاں نثار
یہ شریروں کی شرارت تم کو دھمکانے کو ہے
مان لو اس کو کہ یہ حق کی طرف سے ہے مسیح
ورنہ ذات حق بھی اس کو جلد منوانے کو ہے
احمدؑ مرسل کی پشین گوئی پوری ہو چکی
اونٹنی بیکار اب یثرب میں ہو جانے کو ہے
ہو گیا ہے چاند سورج کے گہن سے آشکار
ہے یہی مہدی نہ کوئی دوسرا آنے کو ہے
مل گئی اس کو حیات جاودانی لا کلام
جو فراست سے اُسے اس وقت یاں پانے کو ہے
اس کو کب حاجت ہے سیف و خنجر خونریز کی
یہ قلم سے جوہر تلوار بتلانے کو ہے
کہتے ہو ختم نبوت ہو چکی ہے ہر طرح
یہ بھی کہتے ہو کہ پھر عیسیٰ نبی آنے کو ہے
استعاروں کو حقیقت پر جو کرتا حمل ہے
عقل سے کیا مبرہ یارو ایسے دیوانے کو ہے
واصل حق ہو چکا ہے جب مسیح ناصری
مسند احمد پہ وہ پھر کس لئے آنے کو ہے
کل صفات ذات باری سے ہے وہ جو متصف
اب مسیح ناصری معبود بن جانے کو ہے
بے غذا زندہ رہا ہے اور ہے افلاک پر
کچھ تغیر جسم میں اس کے نہیں آنے کو ہے
یا خدا کیا شرک کی شامت ہے پھیلی دین میں
تیری جو توحید ہے وہ دل سے مٹ جانے کو ہے
کیوں نہیں لیتے خبر دین کی بزرِ اے منعمو!
مال و زر کیا اس جہاں کا دل کے بہلانے کو ہے
جلد بلوا لے مسیحا تیرے اس بیمار کو
ہجر سے جواہر یہاں جی سے گذر جانے کو ہے
موت عیسیٰ کو کیا جگ میں تو ایسا آشکار
مذہب تثلیث پر اب موت آ جانے کو ہے

(بدر 10 مئی 1906ء صفحہ 9 کالم 2,3)

حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ خلافت حقہ احمدیہ کے ساتھ صدق دل سے وابستہ ہو گئے اور منکرین خلافت کا بڑے زور شور سے جواب دیا۔ آپ کی دعوت الی اللہ کی کاوشوں کے متعلق اخبار الحکم لکھتا ہے:

’’مدراس میں احمدیت کی مخالفت زوروں پر ہے، فخری صاحب مباحثہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ ہماری طرف سے مکرم حکیم محمد سعید صاحب چودھری بڑے زور سے (دعوت الی اللہ) کا کام کر رہے ہیں، شرائط طے ہونے پر قادیان سے علماء روانہ ہوں گے۔‘‘

(الحکم 28 نومبر 1919ء صفحہ 8 کالم 2)

ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم ایک جگہ لکھتے ہیں:

’’جنوبی ہندوستان میں سب سے بڑا شہر بلحاظ اپنی آبادی کے، بلحاظ اپنی خوبصورتی کے، بلحاظ تجارت، علم و فضل کے مدراس ہے۔ مدراس میں سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کا وجود ایک ایسا وجود تھا جس کو سب احمدی جانتے ہیں کہ وہ ایک مبارک وجود تھا۔

آپ کی وفات کے بعد چودھری حکیم محمد سعید صاحب ایک بے نظیر شخص ہیں جو کہ باوجود بوڑھے ہونے کے اپنے اندر سلسلہ کے لیے ایک تڑپ اور جوانوں کا سا جوش رکھتے ہیں۔ پیغامی پارٹی مدراس میں خصوصیت سے اپنا زہریلا اثر پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے، اس زہر کو روکنے کے لیے میں اپنی جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ یا تو مدراس میں پیغام پارٹی کے متعلق سلسلہ کا سارا لٹریچر حکیم محمد سعید صاحب کے سپرد کر دیا جائے یا اپنے علماء میں سے کسی منتخب عالم کو وہاں پر چند مہینے رہنے کا حکم دیا جائے۔

حکیم محمد سعید صاحب کا جو رسوخ مدراس میں ہے وہ میرے نزدیک کسی بڑے سے بڑے سیٹھ اور تاجر کا بھی نہیں۔ وانیم باڑی میں بڑے بڑے سیٹھ رہتے ہیں جو چمڑے کی تجارت کرتے ہیں، ان کی اکثر موٹریں حکیم صاحب کے دروازے پر کھڑی رہتی ہیں۔ سیٹھ لوگ جو حکیم صاحب کے پاس آتے رہتے ہیں حتیٰ کہ پرنس آف ارکاٹ تک سے حکیم صاحب کے ایسے تعلقات ہیں کہ جن کو دیکھ کر بہت لوگ حسد کرتے ہیں۔ حکیم صاحب کے وجود سے مدراس میں احمدیت کا پھیل جانا کچھ مشکل نہیں۔ احمدیت کے لیے مدراس کی زمین بہت مفید زمین ہے، ان باتوں کو دیکھتے ہوئے میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ وہاں ایک مستقل مشن جاری کیا جائے...‘‘

(الحکم 14 فروری 1920ء صفحہ 1,2)

حضرت حکیم محمد سعید صاحب نے 1944ء میں وفات پائی۔

(الفضل 22/اپریل 1944ء صفحہ 2 کالم 4)

☆......☆......☆

حضرت جابرؓ پر عنایات

احد کے ایک شہید حضرت عبداللہؓ تھے جنہوں نے اپنے پیچھے اپنے بیٹے حضرت جابرؓ کے علاوہ نو (9) بیٹیاں چھوڑیں اور وہی ان کے واحد کفیل تھے۔ آنحضرتؐ نے اس خاندان کے ساتھ ہمیشہ محبت اور شفقت بھرا سلوک روا رکھا۔ والد کی شہادت کے بعد حضرت جابرؓ کو مغموم دیکھ کر سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! والد کی شہادت کے بعد بہنوں کی ذمہ داری کے علاوہ قرض بھی ہے۔ رسولؐ اللہ نے ان کو دلاسا دیا اور اس کے بعد ہمیشہ ان سے احسان کا سلوک فرماتے رہے۔ سب سے پہلے خود موقع پر جا کر یہودی ساہوکاروں کا سارا قرض ادا کرنے کا انتظام کروایا۔ پھر حضرت جابرؓ چونکہ غیور نوجوان تھے اس لئے حیلوں بہانوں سے انہیں اس طرح عطا فرماتے رہے کہ ان کی عزت نفس میں بھی کوئی فرق نہ آئے۔ ان کی شادی کے بعد ایک سفر میں ان سے ایک اونٹ خریدا اور پھر وہ اونٹ مع قیمت ان کو واپس کر کے ان کی امداد کے سامان کئے اور ان سے مزید وعدہ فرمایا کہ ’’جب بحرین کا مال آئے گا تو میں اس اس طرح تمہیں دوں گا‘‘۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں جب وہ مال آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا وعدہ پورا کر دکھایا اور یوں وفات کے بعد بھی رسولؐ اللہ کی حضرت جابرؓ سے عنایات کا سلسلہ جاری رہا۔

(ترمذی کتاب التفسیر سورہ آل عمران۔ بخاری کتاب البیوع، کتاب الاستقراض، کتاب الھبہ، کتاب المغازی، کتاب النکاح)

مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب

عربی زبان کی بعض امتیازی خصوصیات

عربی زبان چونکہ الہامی زبان ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی بے مثال ذات کی طرح بعض ایسی بے نظیر صفات رکھ دی ہیں کہ جن کی بدولت وہ تمام زبانوں میں بیگانہ اور منفرد ہے۔ان امتیازی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ اس کے اسماء اور افعال اپنے معانی پر آپ دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جن حروف سے ترکیب پاتے ہیں وہ حروف اپنی ذات میں بعض ایسی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں کہ جب وہ کسی اسم یا فعل میں مجتمع ہوتے ہیں تو اس اسم یا فعل میں ایک ایسی کیفیت یا ایک ایسا رنگ پیدا کر دیتے ہیں کہ جس کے باعث وہ اسم یا فعل اپنے مسمّٰی یا اپنے معنی کے لئے مخصوص ہو جاتا ہے۔مثلاً اگر ہم اپنی اردو زبان میں مچھر کا نام مکھی رکھ دیں اور مکھی کو مچھر کا نام دیدیں۔تو ہماری زبان کے وہ حروف جو مکھی اور مچھر کے کلمات میں مستعمل ہیں یعنی م۔کھ۔ی یا مچھ۔ر وغیرہ ہم سے یہ شکوہ نہیں کریں گے کہ آپ نے ہمیں بے محل کیوں استعمال فرمایا۔اور ہمیں اصل مسمّٰی سے الگ کر کے ایک نقلی مسمّٰی پر کیوں چسپاں فرمایا۔کیونکہ ان حروف کی ذات میں کوئی ایسی خصوصیت نہیں پائی جاتی کہ جسے نظر انداز کرنے سے ہم ''وضع الشئ فی غیر محلہ کے گناہ کے ارتکاب میں موردِ الزام ٹھہریں لیکن اس کے برعکس اگر ہم عربی زبان میں مچھر (بعوضة) کو مکھی (ذباب) کا نام دے دیں اور مچھر کو مکھی کا نام دے دیں تو اس صورت میں ہم ''وضح الشئ فی غیر محلہ یعنی بے محل اقدام کے ارتکاب کے مجرم ٹھہریں گے اور ہمارے اس فعل سے ان الفاظ کے حروف کی طرف سے صدائے احتجاج بلند کی جائے گی کہ آپ نے ہم پر یہ ظلم کیوں کیا اور ہمارے قبیلہ کے ایک فرد کو بلاوجہ کیوں جلاوطن کر دیا۔اور یہ اس لئے کہ عربی زبان کا مچھرم۔چھ۔ر کی بجائے ب۔ع۔ض سے بنا ہوا ہے۔اور یہ حروف جب مجتمع ہوتے ہیں تو ان میں بعضیت اور جزویت یعنی کچھ چیز۔تھوڑی چیز یا اسی چیز کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مچھر کو بعوضہ کہا گیا۔ کیونکہ وہ اپنے خاندان ''بعض'' کا ایک فرد ہے اور اپنے وجود میں وہ ایک تھوڑی سی، ذراسی، اور ناچیز سی چیز ہے۔ اس لئے اسے اپنے خاندان سے الگ کرنا ناجائز اور ناروا ہے۔

ایسے ہی اگر ہم ذباب کو بعوضة کہہ دیں تو پھر ذبیان کے قبائل میں تہلکہ پڑ جائے گا۔کیونکہ یہ قبائل ذب کی نسل سے ہیں۔اور ذب کے معنے ہٹانے اور ہٹائے جانے کے ہیں۔اور ذبـــاب اسی قبیلہ کا ایک فرد ہے۔کیونکہ وہ چاہتی ہے کہ صاحب طعام طعام سے ہٹ جائے اور وہ خود طعام کو چٹ کر جائے۔اور صاحب طعام ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ یہ موذی کھانے کے قریب نہ پھٹکنے پائے اور فریقین میں یہ ہٹ ہٹاؤ کا سلسلہ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے اس لئے عربی کی مکھی صرف ذبـــاب ہی کہلا سکتی ہے۔اگر اسے بعوضة کہا جائے تو پھر اسے اپنی قدیم عادت کو چھوڑنا پڑے گا اور لذیذ و شیریں طعام سے منہ موڑنا پڑے گا۔مگر ظاہر ہے کہ وہ اپنی خو نہ چھوڑے گی۔اور جب ع

وہ اپنی خو نہ چھوڑے گی ہم اپنی وضع کیوں بدلیں

ایک اور بات بھی توجہ کے لائق ہے اور وہ یہ کہ عربی زبان میں جن کلمات میں ایک جنس کے حروف جمع ہو جاتے ہیں۔ان میں باہم ایک ایسا رشتہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جو کسی کے توڑنے سے ٹوٹ نہیں سکتا۔اور اس رشتہ کی کیفیت کا مدار حروف کی کمیت پر ہے۔یعنی دو کلموں میں جتنے ہم جنس حروف زیادہ ہوں گے اتنا ہی ان کے معانی میں ارتباط زیادہ ہوگا۔اور جتنے کم ہوں گے اتنا کم مثلاً ح۔ل۔م تین حرف ہیں۔ اگر یہ اکیلے اکیلے لئے جائیں تو ان کی ذاتی خصوصیات اپنی انتہائی لطافت کے باعث انتہائی باریک بینی اور انتہائی غور و خوض کی محتاج ہو جائیں گی۔لیکن جب یہ تینوں کسی کلمے میں مجتمع ہو جائیں تو پھر ان کے اجتماع سے ان کی اجتماعی خصوصیت ایسی اجاگر ہو جاتی ہے کہ وہ سرسری نگاہ کا بھی دامن تھام لیتی ہے اور اسے مسکرا کر یہ پیام دیتی ہے کہ یہ تین حرف جہاں بھی پائے جائیں گے وہاں ظاہری یا باطنی حسن اور قوت کا پایا جانا ضروری ہے۔اور آپ خواہ انہیں کتنا الٹ پلٹ کریں یہ حسن و قوت کی خصوصیت ان کا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔مثلاً لفظ حلم اندرونی قویٰ کی قوت پر دلالت کرتے ہے اور اسی سے حلیم مشتق ہے۔اور یہ حلم بالغ ہونے اور عقلمند ہونے کی ظاہری قوت کی طرف اشارہ کرتا۔ ایسے ہی حمل برداشت کرنے کی قوت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔اور اسی لفظ سے متحمل اور تحمل کے الفاظ بنے ہیں۔ایسے ہی لحم گوشت اور موٹاپے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اسی سے لفظ لحیم بنا ہے۔اور ایسے ہی ملح نمک نمکین یعنی ملاحت اور حسن ظاہری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔غرضیکہ عربی زبان کے حروف میں یہ کمال ہے کہ وہ ایک مخصوص خدوخال کے مالک ہیں۔یا ایک امتیازی رنگ و بو کے حامل ہیں۔گویا حروف پھول ہیں اور کلمات گلدستے اور انہی پھولوں کی کثرت و قلت کی بدولت ان کے گلدستوں میں باہم رشتہ پیدا ہو جاتا ہے۔ہم جنس پھول زیادہ ہیں تو رشتہ قریب کا ہے اور اگر ہم جنس کم تو رشتہ بعید کا۔

اوپر کی مثال میں تین حرفوں کے اجتماع کی خاصیت پیش کی گئی ہے۔اب ذرا دو حرفوں کے اجتماع کی خصوصیت بھی ملاحظہ فرمائیں۔مثلاً ق اور ض دو حرف ہیں۔اگر یہ اکیلے اکیلے ہوں تو ایک کم بصیرت کو ان کا خدوخال نظر نہیں آسکتا۔لیکن جونہی یہ جمع ہوتے ہیں تو پھر ایک نابینا بھی پکار اٹھتا ہے کہ ہٹاؤ انہیں پرے یہ تو مجھے کاٹنے لگے ہیں۔یہ ق۔ض کیا ہیں گویا مقراض کے دو بازو۔ جب تک یہ الگ الگ تھے ناکارہ تھے۔لیکن جونہی جمع ہوئے ایک کارگر قینچی بن گئے۔یعنی ق اور ض جس کلمے میں پائے جائیں گے وہ کلمہ کسی نہ کسی رنگ میں کاٹنے،توڑنے پھوڑنے اور جدا کرنے کی ڈیوٹی سرانجام دے گا۔مثلاً قضب: شاخ کاٹنا۔گھاس کاٹنا۔قرض: قینچی کی طرح کاٹنا۔ قضم: چنوں جیسی اجناس کو چبانا۔قبض: کسی چیز میں سے کچھ چیز لے لینا۔قبض بیماری کو بھی اسی لئے قبض کہتے ہیں کہ انتڑیاں کچھ فضلہ اپنے پاس رکھ لیتی ہیں۔قضٰی: دوالجھے ہوؤں کو سلجھانا۔فیصلہ کرنا اور قضیہ کو نپٹانا۔

اب ایک ایک حرف کی الگ الگ خصوصیات کی توضیح بھی ملاحظہ فرمائیں۔آپ ذیل کے تین اسماء پر غور فرمائیں رَبُ۔اَبُ اور اُم میں ان کلمات میں سے رب اور ام کے حروف میں کوئی اشتراک نہیں لیکن اس کے برعکس لفظ اب کو حرف (ب) کے واسطے سے رب سے تعلق ہے۔اور حرف (ا) کے واسطے سے اُم سے اور اب کے معنی ہیں آلہ ایجاد اور پھر سامان معیشت مہیا کرنا پہلا مفہوم علی قدر مراتب رب۔ اب اور اُم کے تینوں کلمات میں پایا جاتا ہے لیکن رب مقدم ہے اب اوسط ہے اور ام مؤخر ہے۔ اس کے برعکس دوسرا مفہوم صرف رب اور اب کے ساتھ مخصوص ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ حرف باء میں بقاء کے لئے چارہ سازی کی روح پائی جاتی ہے۔اس لئے عربی زبان میں چارہ کو اب کہتے ہیں:

اب اس حقیقت کو سمجھنے کے بعد کہ عربی زبان کے حروف اپنی ذات میں کسی نہ کسی مخصوص روح کے حامل ہوتے ہیں اور یہ کہ جن اسماء میں ہم جنس حروف جمع ہو جاتے ہیں ان اسماء میں باہم کوئی نہ کوئی معنوی مناسبت ضرور ہوتی ہے آپ الداء والدواء کے حروف پر غور فرمایئے دونوں لفظوں کے حروف ہم جنس ہیں لہٰذا معلوم ہوا ہے کہ عربی زبان کی ادویہ کو ان بیماریوں سے خاص تعلق ہے جن بیماریوں کے اسماء میں دوائیوں کے اسماء کے حروف پائے جاتے ہوں مثلاً جدوار آپ کو پیغام دیتی ہے کہ اگر آپ جدری (چیچک) کا شکار ہو گئے ہیں تو میں آپ کی امداد کے لئے حاضر ہوں اور ''عسل'' درخواست کر رہا ہے کہ سعال (کھانسی) میں مجھے استعمال فرمایئے اور جائفل کہتا ہے کہ فالج کے وقت مجھے یاد فرمایئے اور صبر اور مصبر کا اشارہ یہ ہے کہ برص کا علاج ہم ہیں ایسے ہی ارز (چاول) کہتے ہیں کہ زحیر پیچش میں آپ ہمیں مفید پائیں گے اور کلونجی کا اشارہ یہ ہے کہ اگر آپ قولنج میں مبتلا ہو گئے ہیں تو مجھے کھایئے اور نجات پایئے (یعنی کل کھا اور درنج نجات پا) اور بقول اور باقلہ قلب کی امراض میں خدمت کے لئے حاضر ہیں اور عشر اور عشیر یعنی آک اور جو کا پیغام یہ ہے کہ رعشہ میں ہم آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں اور طحلب (کائی) کا پیغام یہ ہے کہ ڈال کی امراض میں مجھ سے کام لیجئے اور بلبل آواز دے رہی ہے کہ اگر آپ بول نہیں سکتے تو مجھے کھایئے یا میرا خون پیجئے اور آواز کی بیماریوں سے نجات پایئے۔کیونکہ آپ نے بولنے کا لفظ میرے نام سے لیا ہے۔اور خدا نے مجھے بلبل کا نام اس لئے دیا ہے کہ میں طرح طرح کی بولیاں بول سکتی ہوں۔اور بولنے سے مجھے خاص تعلق ہے۔ایسے ہی یاقوت کا اشارہ ہے اگر آپ اپنی قوت ضائع کر بیٹھے ہیں تو مجھے استعمال فرمائیں۔میں قوت کا خزانہ ہوں۔اور یاسمین پکار رہی ہے کہ اے کمزور اور لاغر لوگو میری طرف آؤ اور مجھ سے فائدہ اٹھاؤ میں تمہیں سمین (موٹا) بنا دوں گی۔ایسے ہی درخت بان (بکائن) کہتا ہے کہ اگر آپ کی ناب یعنی داڑھ میں تکلیف ہے تو میرا منجن استعمال فرمایئے۔تکلیف جاتی رہے گی۔ایسے ہی ریحان یعنی نیاز بو کی درخواست یہ ہے کہ اگر آپ ریح کی شکایت میں مبتلا ہیں تو نیاز مند راحت پہنچانے کو حاضر ہے۔غرضیکہ عربی زبان اپنی ساخت کے لحاظ سے ہمیں نہایت لطیف اشارے کر رہی ہے۔مگر ان اشاروں کو سمجھنا ان لوگوں کا کام ہے۔جو اس کے اہل ہوں۔میں طبیب نہیں ہوں اس لئے اس بارہ میں کوئی مکمل تحقیق پیش نہیں کر سکتا۔البتہ جو چند کلمات پیش خدمت کئے ہیں وہ طب کے مطابق ہیں۔اور طبی کتب ان کی تصدیق کرتی ہیں۔عربی دان اطباء سے گزارش ہے کہ وہ اس طرف خاص توجہ مبذول فرما کر تحقیق فرماویں ممکن ہے کہ اس الہامی زبان (عربی) کی بدولت علم طب میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو جائے۔یا اس جدید انکشاف سے علم طب کا محل نئی بنیادوں پر کھڑا ہو جائے۔

(الفضل 10 مئی 1958ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرمہ شبانہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری نواسی تنزیلہ ارج اکبر واقف نو بنت مکرم علی اکبر صاحب سری لنکا نے 6 سال 8 ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 6/اپریل 2014ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ محترم مربی صاحب نے بچی سے قرآن کریم سنا اور مکرم صدر صاحب سری لنکا نے دعا کروائی۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ عطیہ نورین صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ عزیزہ مکرم ناصر الدین محمود صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم مبشر احمد چوہان صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نسیم آباد فارم کے ایک طفل عبدالوہاب ابن مکرم محمد صدیق صاحب خاصخیلی نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 12/اپریل 2014ء کو محترم چوہدری ناصر احمد صاحب وابلہ امیر ضلع عمرکوٹ کے زیر صدارت تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم امیر صاحب نے بچے سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم سمجھنے، تلاوت کرنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم لقمان بشیر صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الواسع ندرت صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء العلیم صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 22/اپریل 2014ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماریہ علیم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد بشیر صاحب مرحوم کی نواسی، مکرم شہباز احمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی پوتی اور حضرت میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم نعمت اللہ قریشی صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی محترمہ سعدیہ تبسم صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن ملک صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 8 دسمبر 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت صبیحہ الرحمٰن نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم صوفی محمد اکرم صاحب کی نواسی اور ددھیال کی طرف سے مکرم ملک عبدالرحمٰن خادم صاحب مولف پاکٹ بک کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر اور دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

۞ مکرم مرزا عبداللطیف احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

6/اپریل 2014ء کو ہمارے عزیز دوست مکرم چوہدری امان الزمان رانجھا صاحب کا پوتا شہروز ذکاء ولد مکرم ذکاء اللہ صاحب واقف نو مکان کی بالکونی سے نیچے گرا۔ جس کی وجہ سے سر پر شدید چوٹ آئی اور دو گھنٹے شدید درد میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پا گیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سوگوار خاندان اور والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مرزا محمد صادق پرویز صاحب ابن مکرم کیپٹن ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب دارالبرکات ربوہ بعمر 86 سال مورخہ 13/اپریل 2014ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز عصر ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم ایک عرصہ سے رعشہ کے مریض تھے۔ آخری دنوں میں شدید کمزوری کی وجہ سے گردوں پر اثر ہوا نیز سانس لینے میں بھی دقت محسوس کرتے رہے۔ مرحوم کی اہلیہ چھ سال قبل انتقال کر گئی تھیں۔ ان کی اپنی اولاد نہ تھی۔ مرحوم نے بیماری کا عرصہ بڑے صبر اور حوصلہ سے گزارا۔ شریف النفس انسان تھے جہاں تک ممکن ہوتا ضرورتمندوں کی مدد کرتے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم حسن محمد صاحب بابت ترکہ مکرم عطاء محمد صاحب)

۞ مکرم حسن محمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم عطاء محمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 1 بلاک نمبر 54 محلہ دارالعلوم شرقی برقبہ 14 مرلہ 255 مربع فٹ بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم رشید محمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم حسن محمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم صدیق محمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ نعیمہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم اعجاز قدیر صاحب بابت ترکہ مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ)

۞ مکرم اعجاز قدیر صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 3 بلاک نمبر 26 محلہ دارالیمن برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم محمد ممتاز احمد صاحب، مکرمہ طاہرہ عزیز صاحبہ اور مکرمہ رفعت عزیز صاحبہ کے علاوہ دیگر ورثاء اپنے حصہ سے خاکسار کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم اعجاز قدیر صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم خالد تنویر صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد ممتاز احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم طارق عزیز صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم طاہر عزیز صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم شاہد عزیز صاحب (بیٹا)
7۔ مکرمہ طاہرہ عزیز صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ رفعت عزیز صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

۞ محترمہ مبارکہ کلثوم صاحبہ وڑائچ ٹاؤن فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم الحاج منور احمد صاحب ابن مکرم حکیم مولوی مہر دین صاحب مرحوم معلم وقف جدید آف لاہور مورخہ 7۔اپریل 2014ء کو بعمر 65 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 8۔اپریل کو دو پہر دو بجے مکرم حافظ بشارت احمد صاحب صدر جماعت کوٹ لکھپت نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ لطیف آباد احمدیہ قبرستان لاہور میں تدفین کے بعد مکرم صدر جماعت گلدست ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات کو بلند کرے۔ نیز تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ٹھیکہ زرعی اراضی

۞ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی ملکیتی زمین

1۔ واقع کوٹ وساوا موضع چھنی کھچی برقبہ 17 کنال 19 مرلے
2۔ واقع موضع چھنی کھچی برقبہ 6 ایکڑ
3۔ واقع چک نمبر 2/T.D.A ضلع خوشاب برقبہ 40 کنال
4۔ واقع موضع سرائتھل تحصیل چوبارہ ضلع لیہ برقبہ 93 ایکڑ

ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 15 مئی 2014ء تک نظامت جائیداد میں جمع کروا دیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

نیلامی سامان

۞ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں ناکارہ سامان کی نیلامی مورخہ 5 مئی 2014ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے ویئر ہاؤس دارالنصر وسطی ربوہ میں ہو گی خواہشمند حضرات استفادہ فرمائیں۔ نیلامی کی رقم موقع پر دینا ہوگی۔

سامان نیلامی

کرسیاں، لکڑی، گیزر، بیٹریاں، سکریپ لوہا، پلاسٹک متفرق سامان، پرانی کھڑکیاں، دروازے، واٹر کولر، متفرق سامان بجلی ایگزاسٹ فین وغیرہ۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

(بقیہ صفحہ 1۔ خطبات امام)

ج: Mak Chishty، جو لندن میں میٹروپولیٹن پولیس میں کمانڈر ہیں، کہتی ہیں کہ مجھے آج کی تقریب میں یہ بات اچھی لگی کہ ہر کسی نے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیں۔ دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی نہیں کی۔ اور اسی چیز سے ہم میں باہم اتحاد اور یگانگت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

س: یورپین پارلیمنٹ میں لندن کے نمائندے Dr. Charles Tannock نے اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد اپنے پیغام میں کیا کہا؟

ج: یورپین پارلیمنٹ میں لندن کے نمائندے Dr. Charles Tannock کہتے ہیں کہ مستقبل میں اس رستہ کو اپنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ اس لیے میں امن کے اس پیغام کی پر زور تائید کرتا ہوں۔ احمدیوں کی تعلیم 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' میرے خیال میں ایک عالمی نوعیت کا پیغام ہے۔ جس قدر مختلف مذاہب مل بیٹھ سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔

س: ایک کونسلر سنتوخ سنگھ کا بیان درج کریں؟

ج: کونسلر سنتوخ سنگھ صاحب کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام جماعت احمدیہ یہ بات ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ تمام مذاہب میں بہت ساری تعلیمات مشترک ہیں۔ تمام مذاہب عالم ہمیں انسانیت کا سبق سکھاتے ہیں۔ ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کا بھلا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

س: مذہبی تعلیمات کے استاد رابن ہسی نے تقریب کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا؟

ج: رابن ہسی جو مذہبی تعلیمات کے استاد ہیں کہتے ہیں کہ اس قدر روحانیت سے پُر یہ تقریب ہوگی مجھے نہیں معلوم تھا۔ میں نے بہت سارے مذاہب کے پیغامات سنے اور میں یقیناً گھر جا کر ان باتوں پر غور کروں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ امام جماعت احمدیہ کے لیکچر کا متن جلد شائع کیا جائے گا۔

س: خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے اپنی کس خواہش کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرے، اُسے پہچانے اور خدا کو پہچاننے سے ہی اس تباہی سے بچ سکتے ہیں جو ہمارے سامنے کھڑی ہے جس کی وارننگ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے کلام میں اپنی تحریرات میں بار بار دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
فیوچر ریس سکول ربوہ
● یورپین طرز تعلیم، بیگ اٹھانے کی زحمت ختم
● کوئی ہوم ورک نہیں، نرسری تا ششم بوائز کے لئے
● اور نرسری تا ہشتم گرلز داخلے جاری ہیں۔
● کوالیفائیڈ ٹیچرز کی ضرورت ہے۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6211346 موبائل: 0332-7057097

مکرم محمد اکرم محمود صاحب صدر خدام الاحمدیہ ڈنمارک

مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک کے زیر اہتمام ایک فوڈ کیمپ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک کو مورخہ 7 دسمبر 2013ء بروز ہفتہ دوپہر 12 بجے سے شام 7 بجے تک کوپن ہیگن ٹاؤن ہال کے سامنے ایک فوڈ کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔ یہ کیمپ بہت کامیاب رہا۔

اس کیمپ کے لئے ایک دن پہلے ہی خدام کی ایک ٹیم نے مشن کے کچن میں 2500 لوگوں کا کھانا تیار کیا جو اگلے دن خدام نے 2 ٹرکوں کی مدد سے ٹینٹ اور دیگر سامان کے ساتھ ساڑھے دس بجے مقررہ جگہ پر پہنچا دیا جہاں پر ٹینٹ نصب کر کے 12:30 بجے لوگوں کو کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ ٹینٹ کے اوپر چھ میٹر لمبا بینر لگایا گیا جس پر...... for Peace ڈینش زبان میں تحریر تھا جو ہر گزرنے والے کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اسی طرح Free Food کے بینرز بھی لگائے گئے۔ یہ کیمپ کوپن ہیگن کے مرکز میں لگایا گیا جس کے سامنے بڑی سڑک ہے جہاں سے ہزاروں لوگ گزرتے ہیں۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے 32 خدام 6 اطفال اور 9 انصار نے حصہ لیا۔

کیمپ کے دوران خدام کی ایک ٹیم کھانا serve کرتی رہی اور آنے والے مہمانوں کو اس کا مقصد بتاتی جبکہ ایک ٹیم مین سڑک پر فولڈرز تقسیم کرتی رہی اور لوگوں کو کھانے کے لئے مدعو کرتی رہی۔ اس کیمپ کے دوران 3500 فولڈرز تقسیم ہوئے۔ کئی نئے رابطے بنے اور لوگوں نے اس کو بہت پسند کیا۔

اس کیمپ پر کئی ممالک سے آنے والے احباب نے کھانا کھایا اور جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ لوگوں نے کھانا بھی بہت پسند کیا۔ کھانے میں چکن سوپ اور دال مسور کا سوپ بنایا گیا تھا۔ اسی طرح کھیر بھی پیش کی گئی۔

کئی لوگوں نے ہمارے اس کیمپ کے انعقاد کی خبر کو اپنے سوشل میڈیا کے پیج پر آویزاں کیا اور اسی طرح چرچ منسٹر مانو سریم صاحب نے بھی اپنی سوشل میڈیا کی سائٹ پر اس کا ذکر کیا اور اس کو سراہا۔ اس خبر کو سوشل میڈیا پر چار ہزار سے زائد لوگوں نے پسند کیا اور ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے دیکھا اور بے شمار لوگوں نے اس خبر پر بہت اچھے تبصرے کئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کیمپ کے آئندہ بھی مثبت نتائج پیدا ہوتے رہیں۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 مارچ 2014ء)

معلوماتی خبریں

بچوں کی حس مزاح اور والدین

بچوں کی حس مزاح کا تعلق والدین سے ہوتا ہے محققین کے مطابق بچوں میں حس مزاح شروع کی عمر سے پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اپنے بڑوں کو دیکھ کر ہی ان کی حس مزاح تشکیل پاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر والدین سنجیدہ ہوں تو بچوں کی حس مزاح بھی محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ بچے حس مزاح سمیت متعدد چیزیں اپنے بڑوں سے ہی سیکھتے ہیں اور دو سال کی عمر میں وہ یہ سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں کہ کون سی چیزیں سنجیدہ ہیں اور کون سی مزاح کے زمرے میں آتی ہیں۔

(روزنامہ دنیا 8 اپریل 2014ء)

کیلوریز بتانے والی ڈیوائس

کینیڈا میں ذہین دماغوں نے ایک ایسی ڈیوائس تیار کی ہے جو پلیٹ اور پلاسٹک کے پیکٹ میں پیک غذا کو سکین کر کے اس میں موجود کیلوریز سے سیکنڈز میں آگاہ کر دیتی ہے۔ Tellspac نامی اس ڈیوائس کو با سانی ساتھ رکھا جا سکتا ہے جسے آن کر کے جیسے ہی کسی بھی قسم کی کھانے کی چیز پر رکھا جاتا ہے تو یہ اسے سکین کر کے سمارٹ فون پر اس کے بارے میں مکمل معلومات بھیجتی ہے۔ اس ڈیوائس کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ صرف کیلوریز کے علاوہ کھانے میں موجود اہم اجزاء، غذائیت، کیمیکل اور الرجی کرنے والی اشیاء کے بارے میں بھی آگاہ کر دیتی ہے۔

(روزنامہ جنگ 25 نومبر 2013ء)

اکسیر اوجاع
جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

گل احمد، Nishat، ڈیزائنر اور چکن
نیز برانڈ لان دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310
www.sahibjee.com

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل: 0333-6707165

ایک نام
مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

ربوہ میں طلوع وغروب 26 اپریل

طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:47

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26 اپریل 2014ء

1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
6:20 am	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 3 جون 2012ء
1:55 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اپریل 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

پرنٹ لان کی بے شمار ورائٹی انتہائی کم ریٹ پر دستیاب ہیں
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua: Mian Mubarik Ali

طیب احمد
First Flight COURIERS (Regd.)
انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ربوہ میں
حیرت انگیز حد تک کم ریٹ پر دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اپ کی سہولت موجود ہے
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
DHL Service provider
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

FR-10